بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | سوموار ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ ۲۳ صلح ۱۳۶۳ ہش ۲۳ جنوری ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۹

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۸۴ء)

"طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے۔"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کریں کہ فرشتے بھی آسمان پر رشک کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعاؤں پر زور دیں کہ سب قدرتیں اس قوی و عزیز خدا کو حاصل ہیں

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۳ء کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اور بصیرت افروز پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

دیارِ مسیح میں بسنے والے ..... میری جان سے عزیزو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

خدا کی رحمت اور امان کا سایہ ہمیشہ تمہارے سروں پر ہو۔ اُس کے فضلوں کی بارش تمہارے گھر بار پر ہو۔ تم اس مقدس بستی میں اکٹھے ہو رہے ہو جہاں مامورِ زمانہ نے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تھی۔ ہاں ہاں اُس بستی میں جہاں اُس موعود کے مبارک قدم پڑے تھے اور جہاں وہ اب ابدی نیند سوتے ہیں۔ خدا کے لاتعداد نشان اس بستی میں ظاہر ہوئے۔ اس بستی میں وہ انسان ظاہر ہوا جو ایمان کو ثریا سے لایا۔ اس بستی میں اُس مبارک مصلح نے اسلام کی ترقیات کے لئے عاجزانہ پرسوز دعائیں کیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا اور آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ وعدے جو خدا نے اپنے پاک مسیح سے کئے وہ پورے ہو رہے ہیں۔ اس سیال زمین کے ایک کنارے تک خود مجھے جانے کا اتفاق ہوا۔ وہ سچے وعدوں والا ہے ابھی احمدیت کے قیام پر ایک صدی نہیں گزری کہ ساتویں براعظم میں احمدیت کا جھنڈا نصب کر دیا گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ وَسُبْحٰنَ الَّذِیْ صَدَّقَ وَعْدَہٗ وَاَیَّدَ عَبْدَہٗ۔

میرے عزیزو! الٰہی جماعتیں پھولوں کی سیج پر سے گزر کر منزلِ مقصود کو نہیں پہنچا کرتیں۔ اُن کا راستہ تو بہت کٹھن اور خاردار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا ہے۔ انہیں امتحان میں ڈالتا ہے تا کھوٹے اور کھرے کی پہچان ہو جائے اور مومنوں کا ایمان بڑھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ مَسَّتْھُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ" (البقرہ آیت: ۲۱۵)

میں دیکھتا ہوں کہ جوں جوں اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی دے رہا ہے حاسدین کا حسد بڑھ رہا ہے۔ لیکن یہ مخالفتیں ہمارے قدم نہیں روک سکتیں۔ ہم دعاؤں، نرمی اور محبت سے ان نفرتوں کو بدلیں گے۔ خدا کے سارے وعدے پورے ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ مخالفتوں کے بادل چھٹ جائیں گے۔ حق و صداقت کا سورج طلوع ہوگا اور حضرت مسیح موعودؑ کے اس شعر کی صداقت ظاہر ہوگی ؎

"امروز قوم من نہ شناسد مقامِ من
روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم"

لیکن اس دن کو لانے کے لئے ضروری ہے کہ جبینِ نیاز اُس احکم الحاکمین کے سامنے جھکی رہے۔ پہلے بھی اسلام دعاؤں سے غالب آیا تھا اب بھی دعاؤں سے غالب آئے گا لیکن دعا رسمی نہیں، وہ دعا ہونی چاہیئے جو عرش کے پائے ہلا دے۔ جو رحمتِ خداوندی کو جذب کرے۔ جو خدا کی تقدیر کو زمین پر لے آئے۔

عزیزو! میرا پیغام یہی ہے کہ خدا کے ہو جاؤ۔ ایسا نیک تغیر پیدا کریں کہ فرشتے بھی آسمان پر رشک کریں اور دعاؤں پر زور دیں کہ سب قدرتیں اس قوی و عزیز کو حاصل ہیں۔ اس کے ایک کُن کہنے کی دیر ہوتی ہے کہ دنیا فیکون کا نظارہ دیکھتی ہے۔

خدا آپ کے ساتھ ہو، خدا آپ کے ساتھ ہو، خدا آپ کے ساتھ ہو!

والسلام خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

خاکسار کے بھائی عزیزم مکرم اظہر احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور کو اللہ تعالیٰ نے ۲۵ دسمبر کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطاء النصیر تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالمنان صاحب کا پوتا اور چوہدری عبدالغفور صاحب انجینئر جام شورو کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے نیک صالح اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(حافظ مظفر احمد استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

مورخہ ۳۰-۱-۸۴ کو دفتر بہشتی مقبرہ میں کام کرتے ہوئے مجھ پر فالج کا حملہ ہوا تھا یہ حملہ جسم کے بائیں طرف ہے۔ بہت پریشانی ہے۔ احباب میرے لئے دعائے خاص کریں۔

(مبارک احمد (رخصتی) کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

امسال ۹-۱۰-۱۱ مارچ بروز جمعہ ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ گھوڑ سواروں سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(صدر گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کمیٹی)

"یومِ مصلح موعود"

۲۰ فروری بروز اتوار "یومِ مصلح موعود" کا مبارک دن آ رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ اس روز خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان پیشگوئی "مصلح موعود" کو پورے شوق اور اہتمام سے منائیں۔ مقامی طور پر اس روز جلسے کریں جن میں پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔

جماعتیں اپنی سہولت کے پیشِ نظر ۲۰ فروری کی بجائے اس کے نزدیک کسی دوسرے دن بھی یہ تقریب منا سکتی ہیں۔ جلسہ کی کارروائی کی تفصیلی رپورٹ نظارت ہذا کو بھیجی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ - پبلشر - مسعود احمد - پرنٹر عبدالحی - مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت - دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ
۲۳ صلح ۱۳۶۳ ہش

خشک سالی دُور ہونے کیلئے

دُعا کی تحریک

ہمارا ملک ایک عرصہ سے خشک سالی کا شکار ہے۔ گزشتہ چار ماہ سے بارش نہیں ہوئی ہے جس کی وجہ سے گندم کی فصل کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے ہمارا اپنا ملک ہی نہیں بلکہ دنیا کے بعض دوسرے حصے بھی بُری طرح خشک سالی کی لپیٹ میں آئے ہوئے ہیں۔ خاص طور پر افریقہ میں خشک سالی کی وجہ سے غذائی صورتِ حال مخدوش سے مخدوش تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ وہاں علاقے کے علاقے ایسے ہیں جن میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے سبزہ اس حد تک مفقود ہو گیا ہے کہ جانور مرنے شروع ہو گئے ہیں اور خطرہ ہے کہ اگر جلد بارانِ رحمت کا نزول نہ ہوا تو کہیں افریقہ کے ان علاقوں میں قحط نہ پڑ جائے اور خدانخواستہ انسان بھوکوں نہ مرنے لگیں۔

خشک سالی کی وجہ سے کسی حد تک خود اپنے ملک میں اور بہت وسیع پیمانے پر افریقہ میں پیدا ہونے والی صورتِ حال کے پیشِ نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو گزشتہ خطباتِ جمعہ (بتاریخ ۱۳ جنوری اور ۲۰ جنوری ۱۹۸۴ء) میں جماعت احمدیہ کے احباب کو بڑے درد کے ساتھ توجہ دلائی ہے کہ وہ ان ایام میں بارانِ رحمت کے نزول کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کریں اور خاص التزام کے ساتھ اس وقت تک دعائیں کرتے چلے جائیں جب تک کہ خدا تعالیٰ رجوع برحمت ہو کر بارش کے نزول کے ذریعہ خشک سالی کو دُور نہ فرما دے۔

خدا تعالیٰ ارحم الراحمین ہے۔ اُس کی رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اُس نے اپنی مخلوق پر رحم کرنا از خود اپنے اوپر فرض کر رکھا ہے۔ اگر ہم رحم کی صفات کا واسطہ دے کر اس کے حضور خشوع و خضوع سے دعائیں کریں گے اور اس وقت دنیا کے مختلف علاقوں میں خشک سالی کی وجہ سے جو مخدوش صورتِ حال پیدا ہو چکی ہے اس کا علاج آنکھ کے پانی سے کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے تو وہ ارحم الراحمین اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کے وعدہ کے بموجب آسمان سے پانی گرا کر خشک سالی دور فرما دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار واضح فرمایا ہے کہ وہی ہے جو اپنی قدرت کاملہ سے بادلوں کے ذریعہ مینہ برساتا اور ہر قسم کا سبزہ اور فصلیں اُگاتا ہے اور درختوں کو ہرا بھرا کر کے ان میں قسم ہا قسم کے میوے اور خوش ذائقہ پھل لگاتا ہے اُس نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ بادل اسی کے حکم سے بنتے ہیں اور صرف وہیں برستے ہیں جہاں اس کا حکم ہو اور جہاں اس کا حکم نہ ہو وہ اس علاقہ سے برسے بغیر گزر جاتے ہیں۔ وہی مینہ برساتا اور مردہ زمین کو زندہ کر دکھاتا ہے اور جب چاہتا ہے کسی علاقہ سے بارش کو روک لیتا ہے اور وہ خشک سالی کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے وہ کب اور کن حالات میں ایسا کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ بلاشبہ ان سب باتوں پر عمل ضروری ہے لیکن سردست ہم جس بات پر زور دینا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ جب ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ بارش خدا ہی کے حکم سے برستی ہے اور کسی ملک یا علاقہ میں امساکِ باراں بھی اسی کے اذن سے ہوتا ہے اور جبکہ وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور انہیں قبول کر کے ناممکن کو بھی ممکن کر دکھاتا ہے اور علی الخصوص مضطر کی دعا کو ضرور قبول فرماتا ہے تو پھر ہمیں اس آڑے وقت میں جبکہ بارش کی اشد ضرورت ہے ہم اپنے ارحم الراحمین خدا کے حضور بارانِ رحمت کے نزول کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کریں اور جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے۔ ہم یہ دعائیں اُس وقت تک خاص توجہ اور التزام سے کرتے چلے جائیں جب تک کہ خدا تعالیٰ رحمت کی بارش برسا کر ہمیں ہماری مراد عطا نہ کر دے۔

ہمیں یقین ہے کہ تمام احمدی خواہ وہ مرد ہوں یا عورت، بڑے ہوں یا چھوٹے بوڑھے ہوں یا جوان سب ان ایام میں خاص توجہ التزام اور درد کے ساتھ بارانِ رحمت کے نزول کے لئے دعائیں کر رہے ہوں گے اور حصولِ مراد تک کرتے چلے جائیں گے۔ یہ دعا اس لئے بھی بے حد ضروری ہے کہ اس کا تعلق بالخصوص افریقہ میں نوعِ انسان کی جانوں کو لاحق خطرہ اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ناقابلِ بیان مصائب سے ہے جن کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانہ میں دعاؤں کی قبولیت پر زندہ اور حقیقی ایمان عطا فرمایا ہے اور وہ ہر روز ہی ہماری بے شمار دعاؤں کو قبولیت کے شرف سے نوازتا ہے۔ پھر اس نے اس زمانہ میں اپنی تقدیرِ خاص کو بروئے کار لا کر ہمدردیٔ خلق کا بے پناہ جذبہ ہم میں بطور خاص ودیعت فرمایا ہے۔ اس لئے ہم پر بدرجۂ اولیٰ یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم نوعِ انسان کے دکھوں کے ازالہ کے لئے اپنے ربِ کریم کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور اس سے بارانِ رحمت طلب کریں اور اپنے پر مضطر کی حالت وارد کر کے اس کے حضور نزولِ بارانِ رحمت کے لئے ملتجی ہوں۔

ہم ان معروضات کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پر ختم کرتے ہیں۔ جن میں آپ نے دعاؤں کی انقلاب انگیز تاثیر کو بہت مؤثر پیرایہ میں ذہن نشین کرایا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) "دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔ اس میں بڑی تاثیریں ہیں۔ جہاں تک قضا و قدر کے سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے کوئی کیسا ہی معصیت میں غرق ہو دعا اس کو بچا لے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کی دستگیری کرے گا۔ اور وہ خود محسوس کرے گا کہ میں اب اور ہوں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۱)

(۲) "دعا قبول ہو سکتی ہے اور دعا سے عذاب ٹل جاتا ہے اور ہزارہا کل کام دعا سے نکلتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کل چیزوں پر قادرانہ تصرف ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے پوشیدہ تصرفات کی لوگوں کو خواہ خبر ہو یا نہ ہو مگر صدہا تجربہ کاروں کے وسیع تجربے اور ہزارہا دردمندوں کی دعاؤں کے صریح نتیجے بتلا رہے ہیں کہ اس کا ایک پوشیدہ اور مخفی تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے محو کرتا ہے۔ اور جو چاہتا ہے اثبات کرتا ہے۔ ..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب صبر اور صدق سے دعا انتہا کو پہنچے تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ دعا صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایک ایسی ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے اور کروڑہا صلحاء اتقیا اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس پر گواہ ہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۱۲)

ضروری گزارش

بعض احباب کو شکایت ہے کہ ان کا سالانہ نمبر انہیں نہیں مل سکا۔ ڈاک میں ضائع ہو گیا ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ چار روپے پیکنگ و رجسٹری خرچ بذریعہ ٹکٹ بھجوا دیں۔ تاکہ ان کی خدمت میں سالانہ نمبر دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھجوا دیا جائے۔ بصورت دیگر وہ کسی ذریعہ سے دفتر ہذا سے دستی خریداری نمبر بنا کر بھی وصول کر سکتے ہیں۔ عام ڈاک میں بھجوانے سے پھر ضائع ہونے کا امکان ہے۔

خطبہ نمبر کے خریداران کو سالانہ نمبر نہیں بھجوایا گیا۔ اگر وہ بھی سالانہ نمبر لینا چاہیں تو قیمت ادا کر کے لے سکتے ہیں جس کی قیمت ۱۰ روپے ہے (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵

شجرِ احمدیت کے شیریں ثمار

تقریر جلسہ سالانہ : ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء

آگ ہماری غلام ہے :

ہمارے انڈونیشیا کے مبلغ مولانا رحمت علی صاحب ایک مخلص احمد مسمی داؤد صاحب کے مکان کے ایک حصہ میں رہتے تھے جو محلہ پاسر مسکین میں واقع تھا اس علاقہ کے اکثر مکانات لکڑی کے بنے ہوتے ہیں اور بالکل ساتھ ساتھ ملحق تھے۔ اتفاقاً ایک مرتبہ اس محلہ میں آگ لگ گئی جو اردگرد کے تمام مکانات کو راکھ کرتی ہوئی مولانا صاحب کی رہائش گاہ کے قریب پہنچ گئی۔ حتیٰ کہ اس کے شعلے مولانا صاحب کے مکان کے چھجے کو چھونے لگے۔ یہ صورت حال دیکھ کر تمام احمدی اور غیر احمدی محلہ دار حضرت مولانا رحمت علی صاحب پر اصرار کرنے لگے کہ فوراً عمارت سے باہر نکل آئیں۔ مگر وہ عجیب گھڑی تھی اور خدا کے مسیحؑ کا یہ غلام نہ جانے کس کیفیت میں تھا۔ اور یقین کے کس مقام پر تھا کہ مولانا نے ایک نہ مانی اور دعا میں لگے رہے اور بڑے اطمینان سے انہیں تسلی دیتے رہے کہ آگ ہمارا انشاء اللہ کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔ یہ مکان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مرید کا ہے اور اس کا ایک حصہ اس وقت حضورؑ کے ایک ادنیٰ غلام کی رہائش گاہ ہے اور حضرت اقدسؑ کو اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا تھا کہ :-

"آگ سے ہمیں مت ڈراؤ
آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں
کی غلام ہے۔"

اور بڑے یقین سے فرمایا کہ :-

"یہ آگ اس عمارت کو بھسم
کرنے میں ناکام رہے گی۔ اور
جہاں تک پہنچی ہے وہیں
رک جائے گی کیونکہ خدا کے
حکم سے یہ آگ حضرت مسیح
موعود علیہ السلام اور آپؑ
کے سچے مریدوں کی غلام ہے"

ادھر زمین پر یہ گفتگو ہو رہی تھی اور ادھر عرش کا خدا اپنے مسیحؑ کے لئے قبولیتِ دعا

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ
امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

کے ساتھ نشان ظاہر کرنے کو تھا۔ ابھی مولانا رحمت علی صاحب یہ بات کر ہی رہے تھے کہ اچانک بادل امڈ آئے اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی جس نے آناً فاناً اس آگ کو ٹھنڈا کر کے رکھ دیا۔ چنانچہ محلہ کی دیگر عمارتیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ مگر وہ عمارت خدا کے فضل سے معجزانہ طور پر محفوظ رہی اور ایک لمبے عرصہ تک احمدی احباب کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوتی رہی۔

(الفضل ۹ دسمبر ۱۹۳۸ء)

شاید کوئی یہ سمجھے کہ اچانک بارش ہو جانا محض اتفاق تھا مگر اس یقین اور ایمان کو کیا کہیں گے جو صاف اور شفاف مطلع کے ہوتے ہوئے جب کوئی آثار بادل کے نہ تھے اپنے خدا پر مکمل اعتماد کا آئینہ دار تھا۔

بارش یکدم رک گئی :

بارش کا اچانک برسنا اگر اتفاق محض ہے تو لیجئے ایک اور واقعہ قبولیتِ دعا کا سن لیجئے!

انڈونیشیا میں احمدیہ مشن کے قیام کے ابتدائی زمانے میں ایک مرتبہ بانڈونگ شہر میں مولانا رحمت علی صاحب ایک احمدی درزی مکرم محمد یوسف صاحب کی دکان پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ہالینڈ کے ایک عیسائی بشپ ادھر نکلے اور اسلام اور عیسائیت پر تبادلۂ خیالات شروع ہو گیا اور لوگوں کا ایک ہجوم اکٹھا ہو گیا کہ اسی اثناء میں اچانک موسلا دھار بارش برسنے لگی۔ وہ علاقہ ایسا ہے کہ جب بارش شروع ہو تو کئی کئی گھنٹے مسلسل برستی ہے۔ پادری صاحب جب بحث میں عاجز آ گئے تو انہوں نے اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے مولانا صاحب کو للکار کر کہا :-

"اگر واقعی عیسائیت کے مقابلہ
میں اسلام سچا ہے تو اس وقت
ذرا اپنے اسلام کے خدا سے
کہئے کہ اپنی قدرت کا کرشمہ
دکھائے اور اس موسلا دھار
بارش کو یکدم بند کر دے۔"

اس نادان، کوتاہ نظر اور روحانیت سے عاری پادری کی نظر برستی ہوئی بارش اور گھرے ہوئے بادلوں پر تھی مگر حضرت مولانا صاحب نے زندہ خدا پر زندہ ایمان کا ثمر چکھا ہوا تھا۔ چنانچہ بلا حیل وحجت اسی وقت بڑی پر اعتماد آواز میں بارش کو مخاطب کر کے کہا :-

"اے بارش! تو اس وقت خدا
کے حکم سے تھم جا اور اسلام
کے زندہ اور سچے خدا کا ثبوت
دے۔"

چند منٹ نہیں گزرے تھے کہ بارش تھم گئی خدا پر ایسا زندہ یقین اور خدا کی طرف سے قبولیت کے ایسے نشان یہ ہیں شجر احمدیت کے شیریں اثمار جن کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔

دانیال نبیؑ کی کتاب پڑھو!

شجر احمدیت کے یہ اثمار کسی ایک فرد یا کسی شخص سے مخصوص نہیں بلکہ یہ برگزیدہ درخت ہر موسم میں اور ہر آن مسلسل پھل دے رہا ہے۔

انڈونیشیا کی سرزمین ہی کا ایک اور واقعہ کسی اور وقت اور کسی اور وجود سے وابستہ سن لیجئے :-

مولانا محمد صادق صاحب ایک عرصہ تک انڈونیشیا میں مبلغ رہے اور جنگ عظیم کے دنوں میں انڈونیشیا میں مقیم تھے۔ مارچ ۱۹۴۲ء تک جاپان سارے انڈونیشیا پر مسلط ہو چکا تھا جنگ کے دن تھے اور حالت یہ تھی کہ کسی شکایت پر بلا تحقیق اور بغیر مقدمہ چلائے کسی کو موت کا فیصلہ سنا دیا جاتا تھا اور کسی مقدمہ وغیرہ کا تکلف بھی ضروری نہیں سمجھا جاتا تھا۔ ایک روز کسی ہمدرد نے رازداری کا عہد لے کر یہ اطلاع دی کہ مولانا محمد صادق صاحب کے بارے میں جاپانی حکومت نے ان کے قتل کا فیصلہ کیا ہے اور الزام یہ ہے کہ مولانا صاحب جاپان کی انگریزوں اور امریکہ سے جنگ کو جہاد فی سبیل اللہ قرار نہیں دیتے۔ ان حالات میں جاپانی حکومت کا یہ فیصلہ بڑی تشویش کا باعث تھا۔ مولانا مرحوم نے بانڈونگ کی جماعت کو تحریک کی کہ نماز تہجد کا التزام کیا جائے۔ اور دعائیں کی جائیں اور اگر کسی کو کوئی کشف اور کوئی نظارہ دکھائی دے تو اس کی اطلاع دی جائے۔ مولانا خود بھی دعاؤں میں مصروف ہو گئے اور ہر آن اپنی نظر اپنے مولا پر گاڑ دی۔ چنانچہ مولانا فرماتے ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے کہ چوتھی رات تہجد کے بعد فجر سے پہلے ذرا میں لیٹا تو مجھے ایک دیوار پر موٹے حروف میں یہ لکھا ہوا دکھائی دیا کہ :-

"دانیال نبیؑ کی کتاب کی
پانچویں فصل پڑھو!"

چنانچہ مولانا نے فجر کی نماز میں ہی دوستوں کو اپنے خواب کی اطلاع دے دی۔ جب پانچویں فصل نکالی تو معلوم ہوا کہ اس میں ایک لمبی کہانی ہے اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ بخت نصر کے بعد اس کا بیٹا بلشظر بادشاہ ہوا جو بڑا ظالم تھا۔ اس کے بارہ میں خدائی فیصلہ یہ درج تھا کہ :-

"خدا نے تیری مملکت کا
حساب کیا ترازو میں تولا
اور کم نکلا اور اسے تمام
کر ڈالا۔"

مولانا کے اس نظارے کی تعبیر یہ تھی کہ جاپانی حکومت کا بھی وہی حشر ہو گا جو بلشظر کی حکومت کا ہوا۔ یہ واقعہ اپریل ۱۹۴۵ء کا تھا۔ اور اس وقت کئی سندھیوں سکھوں اور مسلمانوں کو سنا دیا گیا تھا۔

چنانچہ اسی سال ۱۴ اگست کو ناگاساکی اور ہیروشیما پر ایٹم بم گرائے گئے اور جاپانی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ انہی دنوں میں جاپانی حکومت کے کاغذات سے ایک خط نکلا جس میں ۲۳-۲۴ اگست کی رات کو ۶۵ آدمیوں کے قتل کرنے کا فیصلہ درج تھا اور مولانا محمد صادق صاحب کا نام پہلا نام تھا۔

(برہان ہدایت صفحہ ۲۰۸-۲۰۹)

مگر فیصلہ کے نفاذ سے صرف ۱۰ دن پہلے خدائے قادر نے جاپانی حکومت کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تباہ کر دیا۔ یہ شجر احمدیت کا شیریں ثمر ہے جس میں استجابت دعا بھی شامل ہے۔ تائید غیبی بھی شامل ہے اور تتنزل علیھم الملٰئکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا کی بشارت بھی شامل ہے۔

قبولیت دعا کے واقعات بھی کسی ایک ملک تک محدود نہیں ہیں۔ پیرامونٹ چیف واندی کالون صاحب کے قبولیت احمدیت کا واقعہ آپ سن چکے ہیں ان کے پیرامونٹ چیف ہونے کا واقعہ بھی قبولیت دعا کا ایک زندہ نشان ہے۔ آپ ۱۹۶۳ء میں ریاست جاوی کے حکمران کی وفات پر بطور امیدوار کھڑے ہوئے اور مصلح موعود کی خدمت میں مسلسل دعا کے لئے لکھتے رہے اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیاب کیا اور آپ ریاست جاوی کے پیرامونٹ چیف بن گئے۔

سیرالیون کے چیف کا واقعہ:

اسی طرح سیرالیون کے چیف گامانگا بھی دعائے مستجاب کا ایک زندہ نشان ہیں۔ چیف گامانگا کیتھولک عیسائی تھے اور مولانا نذیر احمد علی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور پابند صوم وصلوٰۃ اور اسلامی زندگی کا نمونہ بن گئے۔ جب ان کا مقابلہ شروع ہوا تو سات اہم امیدواران کے مقابل پر تھے وہ سب مالی لحاظ سے مضبوط تھے۔ مخالفین کے پاس ہر طرح کی سہولتیں تھیں ان کے پاس موٹریں اور ٹرک تھے۔ ان کا یہ حال تھا کہ ان کے پاس ایک سائیکل بھی نہیں تھی اور ہمارے مبلغ انچارج نے اپنی سائیکل ان کو دے دی تھی۔ اس کٹھن مقابلہ میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا اور حضور نے دعا کے بعد انہیں قبل از وقت بشارت دی اور خط لکھا کہ:-

"ہم نے گامانگا کے لئے دعا کی ہے اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے گا۔ انہیں اطلاع دیدیں"

پرائیویٹ سیکرٹری کا یہ خط ملنے کے بعد ان کو اطلاع دے دی گئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ گامانگا صاحب بڑی بھاری اکثریت سے اپنی ریاست کے لائف پیرامونٹ چیف منتخب ہو گئے۔

سیرالیون میں چیف گامانگا صاحب کے علاوہ کئی پیرامونٹ چیف اور بھی ہیں۔ جنہیں حضرت مصلح موعود کی دعاؤں سے کامیابی ہوئی۔

قبولیت دعا کا چیلنج:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مئی ۱۹۰۸ء میں اپنے مخالفین کو یہ چیلنج دیا تھا کہ قبولیت دعا کے ذریعہ سے فیصلہ کا طریق اختیار کرلیں اور حضورؑ نے فرمایا تھا کہ

"دو سخت بیماروں پر ہم اپنے صدق وکذب کی آزمائش کریں۔ یعنی اس طرح پر کہ دو خطرناک بیمار لے کر جو جدا جدا بیماری کی قسم میں مبتلا ہوں۔ قرعہ اندازی کے ذریعہ دونوں بیماروں کو اپنی اپنی دعا کے لئے تقسیم کرلیں۔ پھر جس فریق کا بیمار بکلی اچھا ہو جائے یا دوسرے بیمار کے مقابلہ پر اس کی عمر زیادہ ہو جائے وہی فریق سچا سمجھا جائے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور میں پہلے سے اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر بھروسہ کرکے یہ خبر دیتا ہوں کہ جو بیمار ہمارے حصہ میں آوے گا۔ یا تو اللہ تعالیٰ اسے بکلی صحت دے گا یا بہ نسبت دوسرے بیمار کے اس کی عمر بڑھا دیگا اور یہی امر میری سچائی کا گواہ ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر یہ سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔"

(چشمہ معرفت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خدا پر یہ زندہ ایمان شجر احمدیت کے ایک شیریں پھل کے طور پر آج بھی جماعت احمدیہ کے لئے زندگی بخش ہے۔

بلی گراہم کو جرأت نہ ہوئی:

ڈاکٹر بلی گراہم" جو ایک عیسائی دنیا کے ایک بین الاقوامی شہرت کے مالک۔ مقرر اور پادری ہیں وہ افریقہ میں ایک تفصیلی دورہ کے لئے گئے تو احمدی مبلغین نے انہیں دو طرح کی پیش کش کی۔ ایک جگہ ان کو یہ پیشکش کی گئی کہ وہ حضرت مصلح موعودؓ کا یہ چیلنج قبول کریں جو حضور نے دیباچہ تفسیر القرآن میں پیش فرمایا:-

"میں دنیا کے تمام مذاہب کے راستی پسند لوگوں سے کہتا ہوں کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ قرآن کریم بھی ہر زمانے میں پھل دیتا ہے اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں پر اللہ تعالیٰ اپنا تازہ کلام نازل کرتا رہتا ہے اور ان کے ہاتھ پر اپنی قدرتوں کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ پس کیوں نہ علمی غور اور فکر کے علاوہ اس مشاہدہ کے ذریعہ صداقت کو معلوم کیا جائے۔ اگر مسیحی پوپ اپنے آرچ بشپوں کو اس بات پر آمادہ کریں کہ میرے مقابل پر اپنے پر نازل ہونے والا تازہ کلام پیش کریں۔ جو خدا تعالیٰ کی قدرت اور علم غیب پر مشتمل ہو تو دنیا کو سچائی معلوم کرنے میں کسی قدر سہولت ہو جائے گی۔"

مگر ڈاکٹر بلی گراہم کو یہ چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ احمدی مبلغین نے لائبیریا، نائیجیریا اور افریقہ کے مختلف ممالک میں ڈاکٹر بلی گراہم کو چیلنج دیئے۔ اور مقابلتاً دعا کا نشان دکھانے اور دیکھنے کی دعوت دی۔ مشرقی افریقہ میں ان کو یہ پیشکش کی گئی کہ دس ایسے مریض لئے جائیں جن کو ہسپتالوں کے ڈاکٹر صاحبان متفقہ طور پر لاعلاج قرار دے چکے ہوں۔ اور پھر وہ قرعہ کے ذریعہ آپس میں ۵، ۵ تقسیم کرلئے جائیں اور ان کے لئے دعا کی جائے۔ اگر احمدیوں کے حصہ کے مریض صحت یاب ہو جائیں تو یہ اسلام اور احمدیت کی صداقت کا نشان سمجھا جائے۔ مگر پادری بلی گراہم کو یہ چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہ ہوئی بلکہ وہ ہمارے مبلغین کے پے در پے چیلنجوں سے گھبرا کر اپنا دورہ مختصر کرکے واپس امریکہ چلے گئے اور اس بات کا اقرار خود مغربی اخبارات نے کیا کہ پادری بلی گراہم احمدیوں کے چیلنج کا جواب نہیں دے سکے۔ بلکہ پادری بلی گراہم جب امریکہ پہنچے تو انہوں نے بیان دیا جو ۵ فروری ۱۹۶۰ء کے رسالہ ٹائمز میں چھپا:

"میری حالیہ تحقیق کے مطابق افریقہ میں اسلام کی ترقی اور رفتار عیسائیت کی نسبت بہت زیادہ تیز ہے اور باوجود عیسائی مبلغین کی انتھک کوششوں کے اور ہر قسم کے طریقے استعمال کرنے کے اب تک تیز ہے۔ بلکہ جہاں تین افراد عیسائیت میں داخل ہوتے ہیں وہاں اس کے مقابل سات افراد اسلام قبول کرتے ہیں۔ گویا سات اور تین کی نسبت ہے بلکہ بعض عیسائی لیڈروں کے نزدیک دس اور ایک کی نسبت ہے۔"

سعیٔ مشکور:

شجر احمدیت کو جو پھل لگے ان میں سے چشم گریاں بھی ایک روحانی پھل ہے اور سینۂ بریاں بھی ایک روحانی پھل ہے۔ احمدیت نے جہاں خدا کے حضور گریہ وزاری اور دعا پر زندہ ایمان بخشا وہاں اسلام کی تبلیغ کی خاطر دلوں میں ایک تڑپ پیدا کی۔ سینوں میں چنگاریاں اور بجلیاں بھر دیں جس کی وجہ سے اسلام اور اہل اسلام کے غم سے ہر احمدی کا دل بے تاب ہو گیا اور اس بیتابی نے ہر کڑے وقت میں اسلام کے لئے غیرت کا ثبوت دیا۔ وہ ملکانہ کی شدھی تحریک ہو یا افریقہ میں عیسائیوں کی یلغار۔ ہر موقع پر احمدی سینہ سپر ہوا اور اس کا اقرار غیروں نے بھی کیا۔ چنانچہ رئیس الاحرار چوہدری افضل حق صاحب لکھتے ہیں:-

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بیجان تھا جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چوکنا کر دیا مگر حسب معمول جلد ہی خواب گراں طاری ہو گئی مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر جماعت اپنے گرد جمع کرکے اسلام کے نشر واشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا (؟) تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

(فتنۂ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں)

فتنہ شدھی کا مقابلہ:

جماعت احمدیہ کی اسلام کی خاطر غیرت اور تبلیغی تڑپ کا بیگانوں کی زبانی یہ اقرار بلا وجہ نہیں تھا۔ اسلام کا جو درد حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں تھا اور جو تڑپ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں صحابہؓ کو حضورؑ کے دامن میں کھینچ لائی اور تبلیغ کا وہ جوش جو مولانا حسین علی صاحب کو ہندوستان کے طول وعرض میں لئے لئے پھرا وہ ایک سدابہار پھل بن کر شجر احمدیت کو ہر موسم میں لگا۔ جب سرزمین ہند میں کارزار شدھی گرم کیا گیا تو احمدی مبلغین کا یہ حال تھا کہ وہ تیز اور چلچلاتی دھوپ میں کئی کئی میل روزانہ پیدل سفر کرتے۔ بعض اوقات کھانا تو الگ رہا ان کو پانی بھی نہیں ملتا تھا۔ اکثر اوقات اپنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچا کھچا باسی کھانا کھاتے یا بھنے ہوئے چنے کھا لیتے اور پانی پی کر گذارہ کرتے۔ بعض اوقات ستو رکھے ہوئے ہوتے تھے۔ اور ستوؤں پر ہی گزارہ تھا۔ چونکہ ملکانہ کے شکم پرور مولویوں کی وجہ سے لوگ بدظن ہو چکے تھے اس لئے احمدی مبلغین کو یہ ہدایت تھی کہ وہ کسی کی دعوت قبول نہیں کریں گے۔ ان مجاہدوں کو رات کو جہاں جگہ ملتی سو جاتے اور دن کو اپنا سامان اٹھائے پیدل سفر کرتے۔ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جاتے اور چلنے سے پہلے کبھی یہ خیال نہ کرتے کہ راستے میں کتنے خطرات ہیں۔ جہاں ایک گاؤں میں کام ختم ہوا۔ دوسرے گاؤں کی طرف چل پڑے۔ اندھیری راتوں میں تنگ اور پُرخطر راستوں میں جہاں جنگلی سؤر اور بھیڑیئے کثرت سے پائے جاتے تھے۔ بے دھڑک روانہ ہو جاتے۔ ہمارے مجاہد ملکانوں پر پانی تک کا بوجھ بھی نہیں ڈالتے۔ اور کہتے تھے کہ:-

"آپ لوگوں کو دین سکھانے کے لئے ہمارے آدمی آئیں گے جو آپ سے کچھ بھی نہ لیں گے بلکہ اپنا خرچ بھی آپ ہی برداشت کریں گے۔"

ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم جوگیوں کا لباس پہنے ننگے سر اور ننگے پاؤں دورہ کرتے رہے جس کا مسلمانوں پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ انہوں نے کہا کہ:-

ہم نے ایسے مولوی نہیں دیکھے جو اس طرح تبلیغ میں بھاگے پھریں اور کسی پر کھانے کا بوجھ بھی نہ ڈالیں۔

ریاست بھرت پور کے گاؤں اکرن کی بڑھیا جمیا کی فصل کاٹنے سے اس کے بیٹوں نے بھی انکار کر دیا تو قادیان کے گریجویٹ اور مولوی فاضل اس بڑھیا کی فصل کاٹنے کے لئے پہنچے۔ غرض یہ کہ شدھی کے میدان میں اسلام کے لئے جس غیرت اور جس تڑپ کا مظاہرہ جماعت احمدیہ نے کیا وہ شجرِ احمدیت کا شیریں ثمر ہے۔ ان دنوں میں اخبار "زمیندار" نے لکھا:-

"احمدی بھائیوں نے جس خلوص جس ایثار۔ جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے۔"

(زمیندار۔ ۸ اپریل ۱۹۲۳ء)

اخبار مشرق گورکھپور نے لکھا کہ:-

"جماعت احمدیہ کے امام و پیشوا کی لگاتار تقریروں اور تحریروں کا اثر ان کے تابعین پر بہت گہرا پڑا ..... آپ کی بعض تقریریں دیکھ کر دل پر بہت ہیبت طاری ہوتی ہے کہ ابھی خدا کے نام پر جان دینے والے موجود ہیں۔ اگر ہمارے علماء کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ اب احمدیہ جماعت اپنے عقائد کی تعلیم دے گی تو وہ اپنی متفقہ جماعت میں ایسے خلوص پیدا کر کے آگے بڑھیں کہ ستو کھائیں اور چنے چبائیں اور اسلام کو بچائیں۔"

(مشرق گورکھپور۔ ۳۱ مارچ ۱۹۲۳ء)

جناب عبدالمجید سالک اپنی کتاب "سرگزشت" میں لکھتے ہیں:-

"چاہیئے تو یہ تھا کہ مل جل کر اسلام کی خدمت کرتے۔ لیکن ان جماعتوں نے وہاں آپس میں لڑنا شروع کر دیا۔ صرف احمدی مبلغین تو کچھ کام کرتے تھے اور باقی تمام فرقوں کے لوگ آپس میں مصروف پیکار تھے۔"

(سرگزشت صفحہ ۳۰)

نیّر صاحب نے ایک مرتبہ لکھا:-

"برادران! وہ جو گرمی میں برف اور شربت پی کر پیاس بجھاتے ہیں ان سے کہہ دیں کہ یہاں احمدی مبلغ کو کنویں کا پانی بھی میسّر نہیں آتا اور اسے بعض دفعہ پیاس بجھانے کی گولیاں کھانی پڑتی ہیں اور جو گھوڑوں۔ بگھیوں، موٹروں اور بیل گاڑیوں کو لئے پھرتے ہیں ان سے کہہ دیں کہ یہاں داعیٔ اسلام کو گھنے جنگلوں سے پیدل گزرنا پڑتا ہے۔ وہ جو دودھ گھی وغیرہ سے تیار شدہ مٹھائیاں استعمال کرتے ہیں ان کو بتلائیں کہ خادمِ احمد علیہ السلام کے لئے یہاں پر چیزیں خراب ہیں۔ کیوں؟ محض اللہ کی خاطر۔ اس کے رسولؐ کی خاطر۔ حفاظت و اشاعت اسلام کی خاطر۔ پس مبارک ہے وہ جو اس مسافر سرگرداں۔ دلیس بدیس۔ دربدر پھرنے والے فقیر اور اونی مجاہد کی صدا پر لبیک کہے۔ اور اس بڑے کام میں جو احمدی جماعت کے سامنے ہے میرا مددگار ہو۔ اے وہ تمام لوگو! جو دل میں اسلام کا درد رکھتے ہو اور اپنے تئیں اسلام کے شیدائیوں میں شمار کرتے ہو۔ اور حفاظتِ اسلام کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوئے ہو۔ سنو! اسلام خطرہ میں ہے۔ مبلغ اسلام کی مدد کرو۔ مغربی افریقہ کے ہزاروں میل رقبہ اور لاکھوں انسانوں میں حفاظت و اشاعتِ اسلام کا کام ہو سکے۔"

شدید مشکلات:

مولانا نذیر احمد علی نے ایک مرتبہ بیان فرمایا جو میں نے خود اپنے کانوں سے سنا کہ ان پر ایسا وقت بھی آیا کہ انہیں جنگل کے پتے کھا کر گزارہ کرنا پڑا۔

مولوی ظہور حسین صاحب کو قید و بند کی صعوبتیں بھی بھگتنی پڑیں۔ وہ اپنی آپ بیتی میں لکھتے ہیں کہ کئی دن تک وہ نہ رات کو سو سکے نہ دن کو۔ اور مسلسل فاقے کرتے پڑے۔ ان کے سامنے قید میں سؤر کا گوشت بھی رکھا جاتا تھا جسے وہ کھا نہیں سکتے تھے اور محض پانی میں روٹی بھگو کر کھاتے۔ ان کو قید میں رکھا گیا اور طرح طرح کی اذیتیں قید میں ان کو دی گئیں۔

(آپ بیتی محترم مولوی ظہور حسین صاحب صفحہ ۹۵ تا ۱۰۹)

جب مولوی ظہور حسین صاحب واپس ہندوستان تشریف لائے تو ایک اخبار نے لکھا کہ انہیں:-

"بے کسی اور بے بسی کی حالت میں ..... بخارا کی طرف جانا پڑا وہ بھی دسمبر کے مہینہ میں جبکہ راستہ برف سے سفید ہو رہا تھا۔ راستے میں روسیوں کے ہاتھ پڑ گئے جہاں آپ پر مختلف مظالم توڑے گئے۔ قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ بے رحمی سے مارا گیا۔ کئی کئی دن سؤر کا گوشت ان کے سامنے رکھا گیا۔ لیکن وہ سرفروشِ عقیدت جادۂ استقلال پر برابر قائم رہا۔ کوئی شخص جو قید خانے میں انہیں دیکھنے آیا۔ مولوی صاحب اس کو تبلیغ کرنے لگ گئے۔ اس طرح تقریباً چالیس اشخاص احمدی ہو گئے۔"

جالندھر کا ایک واقعہ:

ایک مرتبہ مہاشہ محمد عمر صاحب تبلیغی دورے پر جالندھر چھاؤنی گئے ہوئے تھے جالندھر کے امیر جماعت کے پاس تین آدمی آئے۔ ان میں سے ایک آدمی زار و قطار رو رہا تھا اور اس کی آنکھیں رو رو کر سوجی ہوئی تھیں۔ ان لوگوں نے بتایا کہ اس آدمی کا لڑکا علاولپور میں پوسٹل کلرک ہے اور وہ آریہ سماجی بن گیا ہے علاولپور کے لوگ اور اس کا والد بہ حالتِ زار لے کر کئی علماء کے پاس گئے مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ پنڈت رام چندر سے مناظرہ کرے۔ یہ لوگ امرتسر میں ایک مولوی صاحب کے پاس گئے اور تمام حالات بیان کئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام آریوں کی جھولی میں جا گرا ہے۔ مسلمان والدین کے ہاں ماتم اور کہرام بپا ہے۔ خدا کے لئے کچھ کیجئے مولوی صاحب نے اخراجات کی جو تفصیل بتائی وہ اتنی تھی کہ باپ اپنا گھر بار بیچ کر بھی ادا نہیں کر سکتا تھا۔ لڑکے کے باپ نے رو رو کر منت و زاری کی کہ میرے گھر میں آگ لگ گئی ہے۔ میرا اکلوتا بیٹا آریہ سماج کی گود میں چلا گیا ہے۔ آپ لوگوں کو کوئی ہمدردی نہیں۔ غم سے نڈھال باپ نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ چلیں تو سہی میرا بیٹا بچ جائے تو ساری جائیداد آپ کو دے دوں گا۔ لیکن مولوی صاحب پیشگی خرچہ لئے بغیر چلنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ ایک عجیب کیفیت تھی۔ لڑکے کے باپ کی داستانِ غم دل ہلا دینے والی تھی، حاضرین کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے چنانچہ یہ تینوں آدمی اس باپ کو لے کر جالندھر جماعت احمدیہ کے صدر کے پاس آئے اور حالت بیان کر کے کہا کہ خدا کے لئے میرے گھر کو بچاؤ جماعت احمدیہ کے دل میں خدا نے وہ تڑپ رکھی ہے کہ جماعت احمدیہ کے صدر نے فوراً ہی کہا کہ

"ہم چلتے ہیں اپنا کرایہ خود ادا کریں گے۔ اپنا کھانا کھائیں گے بلکہ آپ کا کرایہ بھی ہم دیں گے۔"

کسی خرچہ وغیرہ کا تو کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ چنانچہ وہ مہاشہ محمد عمر صاحب کو لے کر علاولپور پہنچے۔ قریباً چار بجے پہنچے تو دیکھا پنڈت رام چندر دھواں دھار تقریر کر رہا ہے اور لڑکا ان کے پاس سٹیج پر بیٹھا ہے۔ پنڈت جی نے لیکچر ختم کیا تو لڑکے نے اٹھ کر اعلان کیا کہ یہ میرے اعتراض اسلام پر ہیں۔ اگر کوئی مسلمان عالم میری تسلی کر دے تو ٹھیک ہے ورنہ میں آریہ ہو جاؤں گا۔

جلسہ میں دیگر علماء کے علاوہ مولوی محمد علی جالندھری بھی موجود تھے۔ ۵ منٹ تک کوئی بھی آگے نہ بڑھا تو مہاشہ محمد عمر صاحب اٹھے اور کہا کہ

"میں ان اعتراضات کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔"

پنڈت جی احمدیوں کو خوب پہچانتے تھے چنانچہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہا کہ آج مسلمانوں کا دن ہے آپ کو کل وقت دیں گے۔

مہاشہ صاحب نے کہا۔ میں مسلمان ہوں اور کسی کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ مجھے غیر مسلم سمجھے آپ اپنے آپ کو آریہ سماجی کہتے ہیں گورو دت پارٹی آپ کو غیر آریہ سمجھتی ہے۔ میرا کوئی حق نہیں کہ میں آپ کو غیر آریہ سمجھوں۔ میں مسلمانوں کا نمائندہ ہوں اور ان کے مشورہ سے کھڑا ہوں۔ اور بآواز بلند کہا۔ مولوی محمد علی صاحب! ہمیں خوشی ہوگی اگر آپ مسلمانوں کی طرف سے آریہ سماج سے مناظرہ کریں۔

مولوی محمد علی صاحب جالندھری کھڑے ہوگئے اور کہا کہ

"یہ مقابلہ کفر و اسلام کا ہے اور اسلام کی طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب پیش ہوں گے۔ یہ مسلمانوں کے نمائندہ ہیں۔"

چنانچہ مہاشہ محمد عمر صاحب سے مناظرہ کیا اور اس نوجوان نے اسی محفل میں برملا اظہار کیا کہ

"میرے تمام شکوک و شبہات رفع ہوگئے ہیں اور میں مسلمان ہوں۔"

اس پر مسلمانوں نے ایک بہت بڑا جلوس نکالا اور خوشی کے شادیانے بجائے اور شجرِ احمدیت کے اس شیریں ثمر سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مردہ غلام کو پھر سے زندگی عطا ہوئی۔ یہ تبلیغی تڑپ جو دوسروں کو بھی نظر آئی وہ یونہی نہ تھی۔ شجرِ احمدیت کے سدا بہار درخت کو شوقِ تبلیغ اور سینہ بریاں کا یہ پھل تو ہر موسم میں لگا۔ جماعت احمدیہ کے افق پر جاں نثار مبلغین کی ایک ایسی کہکشاں سجی ہے کہ آسمان جگمگا اٹھا ہے۔ مولانا عبدالرحیم نیر۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ حکیم فضل الرحمان صاحب۔ چوہدری فتح محمد سیال صاحب۔ مولانا عبدالرحیم درد صاحب۔ مولانا نذیر احمد علی صاحب۔ حافظ عبیداللہ صاحب۔ صوفی غلام محمد صاحب۔ حافظ جمال احمد صاحب۔ صوفی مطیع الرحمان صاحب بنگالی۔ مولانا جلال الدین شمس۔ مولانا ابوالعطاء صاحب۔ مولوی ظہور حسین صاحب۔ کس کس کا نام لوں؟ اور کس کس کی قربانیاں آپ کو دکھاؤں؟ یہ چند نام ہیں جو میں نے گزرے ہوئے بزرگوں میں سے آپ کو گنوائے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو اپنا عہدِ وفا نبھا چکے ہیں اور وہ جو جادۂ وفا پر رواں دواں ہیں۔ وہ ہمارے مبلغین کی ایک فوجِ ظفر موج ہے۔ قربانیاں ان کی بھی کم نہیں۔ مگر ان کے قدم آگے سے آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ ابھی وہ خوب سے خوب تر منزلوں کی طرف رواں ہیں۔ ابھی ان میں وفائیں اپنے معراج کی بلندیوں کو چھوئیں گی اور تاریخ ان کے کارناموں کو محفوظ کرے گی۔

تبلیغِ اسلام کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی یہ آواز اسی تبلیغی تڑپ کی آئینہ دار ہے جو شجرِ احمدیت کا شیریں ثمر ہے:۔

تبلیغِ اسلام کی جو جوت میرے
مولا نے میرے دل میں جگائی
ہے آج ہزار ہا احمدی سینوں
میں یہ لو جل رہی ہے اس کو
بجھنے نہیں دینا۔ اس مقدس
امانت کی حفاظت کرو۔ میں خدائے
ذوالجلال والاکرام کے نام کی قسم
کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم اس
شمعِ نور کے امین بنے رہے تو
خدا اسے کبھی بجھنے نہیں دے گا۔
یہ لو بلند تر ہوگی اور پھیلے گی اور
سینہ بہ سینہ روشن ہوتی چلی
جائے گی اور تمام روئے زمین
کو گھیر لے گی اور تمام تاریکیوں
کو اجالوں میں بدل دے گی۔

انشاء اللہ العزیز

(باقی آئندہ)

○

تجارت پیشہ احباب اور فریضہ زکوٰۃ

جماعت احمدیہ میں ایک خاصی تعداد تجارت پیشہ احباب کی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ان پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔

ایسے آسودہ حال دوستوں کو یتامیٰ و مساکین اور بیوگان کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام نے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ صاحب نصاب احباب کے لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسے ہی ضروری ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

تجارت پیشہ احباب اپنے اموال کا محاسبہ فرمائیں اور ان پر جس قدر زکوٰۃ واجب الادا ہو اس کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں زکوٰۃ و صدقات اموال کو پاکیزہ اور بابرکت بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس ناراضگی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

امانت و دیانت کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُنْفِذُ مَا اُمِرَ بِہٖ فَیُعْطِیْہِ کَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ فَیَدْفَعُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَہٗ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب اجر الخازن الامین و المرأۃ اذا تصدقت من بیت صفحہ ۳۱۵)

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ مسلمان جو مسلمانوں کے اموال کا نگران مقرر ہوا ہے اگر دیانت دار ہے اور اسے جو حکم دیا جاتا ہے اسے صحیح صحیح نافذ کرتا ہے اور جسے کچھ دینے کا حکم دیا جاتا ہے اسے پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے تو ایسا شخص بھی عملاً صدقہ کے حکم دینے والے کی طرح صدقہ کرنے والا شمار ہوگا۔

(شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

• ۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ بنت مکرم شیخ عبدالسلام صاحب جھنگالوی قضائے الٰہی سے مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۸۳ء وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ کی عمر ۴۱ سال تھی۔ مرحومہ ڈاکٹر قاضی فیروز الدین صاحب آف عدن کی بہو اور حکیم شیخ خورشید احمد صاحب (خورشید یونانی دواخانہ) کی بھانجی تھیں۔ اسی روز ایک بجے شام نگر میں محترم جناب عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حلقہ دہلی گیٹ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحومہ نہایت نیک سیرت اور عظیم مخلص شیدائی احمدیت تھیں ان کے دل میں سلسلہ عالیہ کی خدمت کے لئے بے حد تڑپ تھی۔ ابھی اکتوبر میں انہوں نے حلقہ راج گڑھ کی لجنات اماء اللہ کے ہمراہ سالانہ اجتماع میں شرکت فرمائی تھی۔ ان کی تدفین بعد نماز عصر شہر ننکانہ صاحب کے آبائی قبرستان میں ہوئی۔

مرحومہ کے پسماندگان میں چار بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین اور ان کے درجات کو ہر آن بلند سے بلند فرمائے اور تمام جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ (شیخ محمود احمد ابن ڈاکٹر قاضی فیروز الدین احمد آف عدن)

• ۔ محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب تقریباً ۹۳ سال کی عمر میں ۲۵/۱۲/۸۳ کو فیصل آباد میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ان کا جنازہ مرحوم کے بیٹے ربوہ لے کر آئے۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے ہزاروں احمدی شریک ہوئے۔ نماز جنازہ کے بعد حضور نے مرحوم کے عزیزوں سے تعزیت فرمائی۔ جس کے بعد احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب نے قبر پر دعا کرائی۔

محترم شیخ صاحب مرحوم حضرت بابو جمال دین صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ (جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ ساتھیوں میں سے تھے) کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناصر احمد خالد دارالرحمت وسطی ربوہ)

ناظمین اطفال مجالس متوجہ ہوں

وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرما دیا ہے تمام ناظمین بچوں سے نئے سال کا وعدہ لیں اور کوئی بچہ اس مبارک تحریک میں شامل ہونے سے محروم نہ ہو۔

(مہتمم اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۵۴۱۶

میں سعید احمد سعید ولد محمد صدیق صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۲ چاہ بوہڑ والہ ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴-۹-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۸۱ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد
سعید احمد سعید ۳۲ چاہ بوہڑ والہ ملتان چھاؤنی

گواہ شد۔
رشید احمد خان صاحب صدر موصیان ضلع ملتان

گواہ شد۔
منور احمد صاحب موصی نمبر ۱۲۹۶۱ ضلع ملتان۔

مسل نمبر ۲۵۴۱۷

میں سمیع اللہ خان ولد حضرت عبداللہ افغان صاحب قوم مینگل پیشہ تجارت عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صدر بازار ضلع ملتان چھاؤنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۹-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی وزنی ۲ تولہ۔ حق مہر -/۶۰۰ روپے۔ خاوند بیمار ہو گئے ادا نہ کر سکے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔
عزیزہ فاطمہ بیوہ تاج دین صاحب مرحوم ۱۶/۳۲ دارالنصر شرقی ربوہ۔

گواہ شد ۱۔ رفیق احمد صاحب ولد عبداللطیف صاحب کارکن وصیت ربوہ

گواہ شد ۲۔ منظور احمد صاحب ولد تاج الدین صاحب مرحوم پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۵۴۱۹

میں باچھا بی بی بیوہ اجڑ خان صاحب مرحوم قوم افغان پیشہ خان داری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن پشاور ضلع پشاور سرحد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۸-۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر۔ -/۶۰۰۰ روپے
اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ باچھا بی بی
بیوہ اجڑ خان صاحب مرحوم پشاور شہر
معرفت بختیار احمد خان صاحب۔ آفیسر نیشنل بنک آف پاکستان ریونیو آفس پشاور

گواہ شد ۱۔ بختیار احمد خان۔
موصی نمبر ۱۵۱۸۶۔ پشاور شہر۔

گواہ شد ۲۔ خلیل الرحمٰن صاحب سیکرٹری وصایا۔ پشاور شہر

مسل نمبر ۲۵۴۲۰

میں ادریس احمد گھمن ولد چوہدری فقیر محمد صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸۶ گ ب چک ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹-۹-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی وزنی ۲ تولہ۔ حق مہر -/۶۰۰ روپے۔ خاوند بیمار ہو گئے ادا نہ کر سکے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ باچھا بی بی
بیوہ اجڑ خان صاحب مرحوم پشاور شہر
معرفت بختیار احمد خان صاحب۔ آفیسر نیشنل بنک آف پاکستان ریونیو آفس پشاور

گواہ شد ۱۔ بختیار احمد خان۔
موصی نمبر ۱۵۱۸۶۔ پشاور شہر۔

گواہ شد ۲۔ خلیل الرحمٰن صاحب سیکرٹری وصایا۔ پشاور شہر

مسل نمبر ۲۵۴۱۸

میں عزیزہ فاطمہ بیوہ تاج دین صاحب مرحوم قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۶۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۹-۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی وزنی ۲ تولہ۔ حق مہر -/۶۰۰ روپے۔ خاوند بیمار ہو گئے ادا نہ کر سکے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔
عزیزہ فاطمہ بیوہ تاج دین صاحب مرحوم ۱۶/۳۲ دارالنصر شرقی ربوہ۔

گواہ شد ۱۔ رفیق احمد صاحب ولد عبداللطیف صاحب کارکن وصیت ربوہ

گواہ شد ۲۔ منظور احمد صاحب ولد تاج الدین صاحب مرحوم پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۵۴۱۹

میں باچھا بی بی بیوہ اجڑ خان صاحب مرحوم قوم افغان پیشہ خان داری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن پشاور ضلع پشاور سرحد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۸-۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر۔ -/۶۰۰۰ روپے
اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ باچھا بی بی
بیوہ اجڑ خان صاحب مرحوم پشاور شہر
معرفت بختیار احمد خان صاحب۔ آفیسر نیشنل بنک آف پاکستان ریونیو آفس پشاور

گواہ شد ۱۔ بختیار احمد خان۔
موصی نمبر ۱۵۱۸۶۔ پشاور شہر۔

گواہ شد ۲۔ خلیل الرحمٰن صاحب سیکرٹری وصایا۔ پشاور شہر

مسل نمبر ۲۵۴۲۰

میں ادریس احمد گھمن ولد چوہدری فقیر محمد صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸۶ گ ب چک ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹-۹-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی وزنی ۲ تولہ۔ حق مہر -/۶۰۰ روپے۔ خاوند بیمار ہو گئے ادا نہ کر سکے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد
سمیع اللہ ولد حضرت میاں عبداللہ افغان صاحب۔ ملتان چھاؤنی مکان نمبر ۲۸۳۔ امین اللہ سٹریٹ صدر بازار ملتان چھاؤنی۔

گواہ شد ۱۔ شریف احمد صاحب موصی نمبر ۱۸۶۸۶۔ ملتان چھاؤنی

گواہ شد ۲۔ عزیز احمد صاحب موصی نمبر ۲۲۸۷۲۔ ملتان۔

مسل نمبر ۲۵۴۱۸

میں عزیزہ فاطمہ بیوہ تاج دین صاحب مرحوم قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۶۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۹-۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی وزنی ۲ تولہ۔ حق مہر -/۶۰۰ روپے۔ خاوند بیمار ہو گئے ادا نہ کر سکے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔
عزیزہ فاطمہ بیوہ تاج دین صاحب مرحوم ۱۶/۳۲ دارالنصر شرقی ربوہ۔

گواہ شد ۱۔ رفیق احمد صاحب ولد عبداللطیف صاحب کارکن وصیت ربوہ

گواہ شد ۲۔ منظور احمد صاحب ولد تاج الدین صاحب مرحوم پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۵۴۱۹

میں باچھا بی بی بیوہ اجڑ خان صاحب مرحوم قوم افغان پیشہ خان داری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن پشاور ضلع پشاور سرحد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۸-۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر۔ -/۶۰۰۰ روپے
اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ باچھا بی بی
بیوہ اجڑ خان صاحب مرحوم پشاور شہر
معرفت بختیار احمد خان صاحب۔ آفیسر نیشنل بنک آف پاکستان ریونیو آفس پشاور

گواہ شد ۱۔ بختیار احمد خان۔
موصی نمبر ۱۵۱۸۶۔ پشاور شہر۔

گواہ شد ۲۔ خلیل الرحمٰن صاحب سیکرٹری وصایا۔ پشاور شہر

مسل نمبر ۲۵۴۲۰

میں ادریس احمد گھمن ولد چوہدری فقیر محمد صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸۶ گ ب چک ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹-۹-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی وزنی ۲ تولہ۔ حق مہر -/۶۰۰ روپے۔ خاوند بیمار ہو گئے ادا نہ کر سکے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد
ادریس احمد گھمن ولد چوہدری فقیر محمد صاحب مرحوم۔ چک نمبر ۸۶ گ۔ب فیصل آباد۔

گواہ شد۔ خلیل احمد گھمن برادر موصی دفتر وصیت ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد صاحب ولد علی محمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ

• خاک رے ہاتھ پر چوٹ لگی ہے۔ نیز اس کی وجہ سے بخار بھی رہتا ہے۔
(مجید اللہ خان مندرانی تونسہ شریف)

• میرے لڑکے کے ہاتھ کی تین انگلیاں مشین میں آکر کچلی گئی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ اسے کامل و عاجل شفا دے آمین
(احمد علی صادق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیوت الحمد منصوبہ کیلئے بیرون پاکستان نمایاں قربانی

بیرون پاکستان سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مزید ۵ احباب نے بیوت الحمد منصوبہ کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ خطبہ ملتے ہی -/۷۵۰۰ روپے کے وعدے بھجوائے ہیں - الحمد للہ علیٰ ذالک -

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے - آمین - (وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

شکریہ احباب

درج ذیل احباب نے روزانہ اور خطبہ نمبر مستحق احباب کے نام اخبار الفضل جاری کروانے کے لئے رقوم بھجوائی ہیں - احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے نفوس و اموال میں برکت دے - آمین -

(مینیجر الفضل)

۱- شاہدہ ماجد صاحبہ سمبڑیال	-/۱۳۵
۲- منور احمد صاحب شرما سکھر	-/۱۲۵
۳ چوہدری ناصر احمد صاحب صادق احمد صاحب	-/۱۲۵
۴- اثمیرہ خان صاحبہ ربوہ	-/۱۲۵
۵- ملک زبیر احمد صاحب ربوہ	-/۱۰۵
۶ مرزا محمد صدیق صاحب ڈسکہ	-/۱۰۰
۷ بیگم عبدالماجد صاحب	-/۷۰
۸- شاہدہ تارڑ - کولو تارڑ	-/۵۰
۹- طاہرہ مسعود اہلیہ مسعود احمد صاحب	-/۵۰
۱۰- ڈاکٹر عبدالشکور اسلم صاحب	-/۳۵
۱۱- صادقہ منیر صاحبہ منجانب مسرور و خوش دامنہ صاحبہ	-/۵۰

اطلاع عام

خاکسار کی دیرینہ خواہش تھی کہ مرکز سلسلہ میں کوئی کام کروں - اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی اب گول بازار میں "محمود جنرل سٹور" والی دکان خرید لی گئی ہے - دکان کا نام "احسان جنرل سٹور" تجویز ہوا ہے - آج سے چند روز قبل خاکسار نے اپنے بیٹے عزیزم محمد افضل کے نام پر "افضل جنرل سٹور" رکھا تھا - اب خاکسار نے دکان کا نام اپنے نام پر "احسان جنرل سٹور" رکھ لیا ہے - دکان میں ہر قسم کا سامان جو جنرل سٹور میں ہونا چاہیے رکھا گیا ہے - ان شاء اللہ ہر چیز نہایت مناسب قیمتوں پر فروخت ہوگی - اب ہم آپ کی توجہ اور تعاون کے مستحق ہیں -

(محمد احسان بٹ ولد محمد طفیل بلوچستان والے)

اکسیر سرکن

جانوروں کا پیشاب کے ساتھ خون آنا -

فی پیکٹ -/۳ ، درجن -/۲۷ -

گروس ۳۰۲/۴۰

بونس علاوہ - تفصیلات کے لئے

کیوریٹو ویٹرنری کمپنی

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

فوری قابل فروخت مکان

محلہ فیکٹری ایریا میں دو کنال رقبہ پر چار مکان تعمیر شدہ ہیں - ضیاء الاسلام پریس اور رائس فیکٹری کے قریب ہے یہ مکان فوری قابل فروخت ہے - خواہشمند احباب ہم سے رابطہ قائم کریں -

مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر

گولبازار - ربوہ فون ۵۱۷

براعظم آسٹریلیا میں پہلی احمدیہ مسجد کے خوش بخت مالی مجاہدین

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے براعظم آسٹریلیا میں پہلی مسجد بیت الہدیٰ کے وعدہ کنندگان بڑی مستعدی دکھاتے ہوئے عمدہ اخلاص اور اعلیٰ ایمان کے مظاہرے کر رہے ہیں اور بڑھ چڑھ کر ادائیگیاں کر رہے ہیں - متعدد احباب نے اپنے وعدہ کی سو فیصد ادائیگی کر دی ہے - ایسے مخلصین کے نام دعا کے لئے ذیل میں درج ہیں -

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے - انہیں پہلے سے بڑھ کر خدمت و قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے ان کو جملہ مشکلات سے نجات بخشے اور یہ ہمیشہ اس کی حفظ و امان میں رہیں - آمین

۱- مکرم محمد سرور جاوید صاحب	۱۱۰۰	ڈالر	۱۴- مکرم شریف احمد جہلمی صاحب	۱۴۴	ڈالر
۲- " چوہدری مختار احمد صاحب	۱۰۰۰	"	۱۵- اہل و عیال محمود مجیب صاحب	۱۰۰	"
۳- " ملک عبدالسمیع صاحب	۱۰۰۰	"	۱۶- والدین " "	۱۰۰	"
۴- " میاں شاہد احمد صاحب	۵۷۴	"	۱۷- اہل و عیال چوہدری انیس احمد صاحب	۱۰۰	"
۵- " شاہد عمر صاحب	۴۳۱	"	۱۸- اہلیہ صاحبہ واجد حبیب صاحب	۵۷	"
۶- " وسیم احمد خاں صاحب	۲۸۷	"	۱۹- " " انوار احمد صاحب	۵۷	"
۷- والدین میاں شاہد احمد صاحب	۲۸۷	"	۲۰- خالد احمد جاوید صاحب	۵۷	"
۸- مکرم بشارت احمد طاہر صاحب	۲۸۷	"	۲۱- مسعود احمد شاہد صاحب	۵۷	"
۹- مکرمہ مبارکہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم میاں شاہد احمد صاحب	۲۱۵	"	۲۲- بشیر احمد صاحب	۵۷	"
			۲۳- منور احمد جاوید صاحب	۵۷	"
۱۰- اہل و عیال چوہدری مختار احمد صاحب	۲۰۲	"	۲۴- عبدالغفار صاحب	۴۳	"
۱۱- طارق منصور صاحب	۱۷۲	"	۲۵- سعید احمد شاہ صاحب	۲۹	"
۱۲- بشیر احمد صاحب جہلمی	۱۴۴	"	۲۶- محمد ارشاد خان صاحب	۲۹	"
۱۳- عابد محمود صاحب	۱۴۴	"	۲۷ خادم حسین صاحب	۲۹	"

الفضل کے بیرون پاکستان خریداروں کی خدمت میں ضروری گزارش

الفضل کے بیرون پاکستان خریدار حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اخبار کی قیمت ازراہ کرم اپنے ملک کے نیشنل بنک آف پاکستان کی برانچ میں جمع کرا کر اس کی ٹی ٹی مینیجر الفضل کے نام بھجوایا کریں - اس طرح ان کی قیمت بہت جلد دفتر الفضل میں پہنچ سکتی ہے - بصورت دیگر ان کے مرسلہ چیک یا ڈرافٹ کی وصولی میں تین تین چار چار ماہ بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ وقت لگ جاتا ہے - اور تعمیل میں تاخیر ہو جاتی ہے -

(عباد اللہ گیلانی مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

احمدیہ میڈیکل سٹور

ادویات بازار سے بارعایت خریدیں - عورتوں اور بچوں کے لئے گوالیفائیڈ سٹاف نرس کا انتظام ہے -

پروائیٹر : چوہدری مشتاق احمد اقصیٰ روڈ سراج الدین مارکیٹ - ربوہ

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں -

زیر نگرانی :-

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

ضرورت ہے

ربوہ میں سبزی کی دکان پر کام کرنے والے ایک محنتی اور ایماندار آدمی کی ضرورت ہے - صدر محلہ کی تصدیق ساتھ لائیں

مبارک احمد شاد (کھوکھے والا)

فیکٹری ایریا - ربوہ